فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یعر رشنبہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲۸ امان ۱۳۴۶ ہش ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۲۸ مارچ ۱۹۶۷ء | نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

•— ربوہ ، ۲۷ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

•— ربوہ ۲۷ مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

•— ربوہ ۲۷ مارچ ۔ دوران وقفہ وقفہ سے بارش ہونے کے بعد کل سارا دن مطلع ابر آلود رہا ۔ گزشتہ رات سخت جھکڑ چلتا رہا ۔ آج صبح سے مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب آف راولپنڈی نے اطلاع دی ہے کہ مکرم خواجہ غلام رسول صاحب رشی ابن خواجہ امیر رشی صاحب مرحوم کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے نیز ان کے بھتیجے کو بھی کتے نے کاٹ لیا ہے ۔ خواجہ عبدالکریم صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے ۔ حضور نے اخبار میں بھی اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین

(پرائیویٹ سکریٹری)

ایجنڈا مجلس مشاورت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کا ایجنڈا جو مورخہ ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۶۷ء کو منعقد ہو رہی ہے سب جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے جس جماعت کو ۲۸ مارچ تک بھی ایجنڈا نہ ملے وہ دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرما دیں تاکہ انہیں ایجنڈا کی مزید کاپی بھجوا دی جائے

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضروری اعلان برائے نمائندگان مجلس مشاورت

نمائندگان مجلس مشاورت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مشاورت کے آخری دن (مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۷ء بروز اتوار) بھی شوریٰ کے دو اجلاس ہوں گے پروگرام کے مطابق دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع ہوگا ۔ ½۵ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اختتامی تقریر شروع فرمادیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

احباب مطلع رہیں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرتے رہو

ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہو جاؤ

"ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو تا ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہو جاؤ ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو ایسی توفیق عطا کی ۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ایک قوم کو فنا کر کے دوسری پیدا کرے ۔ یہ زمانہ لوطؑ اور نوحؑ کے زمانہ سے ملتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ کوئی شدید عذاب آتا اور دنیا کا خاتمہ کر دیتا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اصلاح چاہی ہے اور اس سلسلہ کو قائم کیا ہے ۔

یہ بھی مت سمجھو کہ ہم خود ہی بدیوں سے باز آ سکتے تھے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے عیسائی اور یہودی موجود تھے اور توریت اور انجیل بھی موجود تھی ۔ پھر تم خود ہی بتاؤ کہ کیا وہ لوگ فسق و فجور اور ہر قسم کے جرائم اور معاصی سے باز آ گئے تھے ؟ نہیں بلکہ باوجود ان کتابوں کے موجود ہونے کے بھی وہ حدود اللہ سے نکل گئے تھے ۔ سنت اللہ یہی ہے کہ جب زمین فسق و فجور سے بھر جاتی ہے تو اس کے روکنے والی قوت آسمان سے آتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو آسمان سے بھیج دیتا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے ۔ جو یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے وہ ہزار سال سے ویسے ہی رہے تھے ۔ لیکن جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں داخل ہو گئے وہ فرشتے بن گئے ۔ اگر انسان خود ہی کر سکتا تو بگڑتا ہی کیوں ؟ اور پھر نبیوں کی ضرورت ہی کیا تھی ؟ خدا تعالیٰ کے مرسل اسی غرض کے لئے تو آیا کرتے ہیں اور ضرور آتے ہیں ۔ ہاں سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جب خزاں کا وقت آتا ہے تو درختوں کے پتے گر جاتے ہیں نہ پھل ہوتا ہے نہ پھول نہ خوشبو بلکہ خوشبو کی جگہ بدبو ہوتی ہے اور خوبصورتی کی بجائے بدصورتی ہوتی ہے لیکن پھر یکدفعہ جب بہار کا موسم آتا ہے تو پھر تدریجی طور پر سب کچھ بحال ہو جاتا ہے ۔ یہی سلسلہ روحانی عالم میں ہے ۔ جب دیکھو کہ ایمان اور اعمال صالحہ میں خزاں کا دور شروع ہے اور ہر طرف پھل ، پھول اور پتے تک گر رہے ہیں تب سمجھو کہ بہار آئی ۔ انبیاء علیہم السلام کا وقت بہار سے مشابہ ہے ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۷ ، ۱۱۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اٹھائے گئے

ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ کے ایڈیٹر جناب عبدالماجد صاحب دریا بادی "صدق جدید" کی اشاعت ۲۷ ۱/۶۷ میں "رسید کتب" کے زیر عنوان صفحہ ۸ پر ایک کتاب "قرآنی اشارات، تراویح نامہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مقصد کے نیک ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ عموماً مرتب صاحب اپنی کوشش میں کامیاب بھی رہے ہیں لیکن یہ کامیابی سو فیصدی نہیں کہی جا سکتی۔ مثلاً ص۲۳ کے وسط میں سورۃ النساء کی جو آیت یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتاباً من السماء درج کی ہے۔ اس کی تشریح میں حضرت عیسےٰ کو "پھانسی" چڑھانے کا ذکر ہے۔ صحیح لفظ "سولی" تھا۔ اسی طرح **حضرت عیسےٰ کو زندہ اٹھا لینے کی بھی صراحت قرآن مجید میں نہیں۔**

اسی طرح (ص۱۲۸) ابرہہ یمن کا بادشاہ نہ تھا۔

(صدق جدید لکھنؤ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء)

یہ کہنا صحیح ہے کہ قرآن کریم میں آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کی صراحت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی حدیث میں بھی نہیں۔ اس لئے رافعک اور رفعہ اللہ کے ایسے معنی کرنا صحیح نہیں۔ اگر واقعی حضرت عیسےٰ کو اللہ تعالےٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہوتا تو قرآن و حدیث میں اس کا ذکر صاف لفظوں میں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ یہ ایسا واقعہ ہوتا جس کو اللہ تعالےٰ نظر انداز نہ کرتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ آپ کو ہرگز آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا تھا۔ اس لئے آسمان سے آپ کے نزول کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ

ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم

یعنی آپ کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ صلیب پر مارا گیا۔ تاہم انجیل وغیرہ کی ایسی شہادت موجود ہے کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا ضرور گیا تھا۔ قرآن کریم میں اس کی تردید نہیں کی گئی۔ اس لئے یہ نتیجہ صحیح ہے کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا تو گیا تھا مگر آپ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے اور توفیتنی اور متوفیک سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ قدرتی موت سے آپ نے وفات پائی تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیقات کے مطابق آپ واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف تشریف لے آئے تھے۔ اور وہیں آپ نے بڑھاپے میں وفات پائی اور محلہ خانیار سری نگر میں آپ کی قبر اب تک موجود ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کی عمر ۱۲۰ سال کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

موجودہ زمانہ میں اس کی تائید "کفن" کی شہادت سے بھی ہوتی ہے۔ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کفن وہی ہے جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹ کر قبر میں رکھا گیا تھا۔ اس کفن میں جو داغ ہیں وہ زندہ انسان کے زخموں کے نشان ہی ہو سکتے ہیں۔ عیسائی سائنسدان اس شہادت کی بناء پر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کو ایسی غشی کی حالت میں قبر میں رکھ گیا تھا جو بظاہر موت سے مشابہت رکھتی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ آپ کو جب صلیب سے اتارا گیا تھا آپ پر غشی کی حالت طاری تھی آپ فوت نہیں ہوئے تھے۔ اس کی تائید اب کفن کی شہادت سے ہوئی ہے۔ کیا یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت نہیں ہے۔ ایک بات۔ جس کو آج کے سائنسدانوں نے صحیح ثابت کر دیا ہے۔ وہی بات آپ نے آج سے پون صدی پہلے بیان کر دی تھی۔ جو یقیناً آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر فرمائی تھی۔ ایک مغربی ڈاکٹر نے تجربہ کی بناء پر بتایا ہے کہ انسان پر ایسی غشی طاری ہو سکتی ہے۔ جو بظاہر موت سے مشابہت رکھتی ہے

حدیث النبیؐ

بحالت مجبوری گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر مؤذناً یؤذن ثم یقول علی اثرہ الا صلّوا فی الرحال فی اللیلۃ الباردۃ او المطیرۃ فی السفر۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سردی یا مینہ کی شب میں بحالت سفر مؤذن کو حکم دیتے کہ اذان دے دے اور اس کے بعد پکار دے کہ (سب) اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز پڑھ لو۔

(بخاری باب بدء الاذان)

اے علم و فضل والو!

اے علم و فضل والو اے عقل و فہم والو
دیں کو نہ کھیل اپنی خواہش کا تم بنا لو

اسلام کوئی تانا بانا نہیں خرد کا
حق کے معاملہ میں مت ایچ پیچ ڈالو

شیطاں کے جال میں پھر انسان پھنس گیا ہے
شیطاں کے جال سے تم انسان کو نکالو

رکھو حریم دل میں مت بُت سجا سجا کر
احرام باندھ لو پھر اللہ سے لو لگا لو

شبنم کے ساتھ تُو نے مل کر بہائے آنسو
اک لمحہ گُل سے مل کر تنویر مسکرا لو

تنویر

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

روزنامہ "الفضل" خلیفۂ وقت کی آواز کو جماعت تک پہنچاتا ہے

اگر یہ آواز جماعت کے تمام افراد تک نہ پہنچے تو وہ متحد ہو کر غلبۂ اسلام کے لئے کیسے کوشش کر سکتے ہیں

ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں الفضل پہنچے اور ہر گھر اس سے فائدہ اٹھائے

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مؤرخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں حضور نے احبابِ جماعت کو روزنامہ الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی بھی تحریک فرمائی تھی حضور کی تقریر کا وہ حصہ جو الفضل سے متعلق تھا درجِ ذیل کیا جاتا ہے :-

فرمایا:-

سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ

ہر گھر میں "الفضل" پہنچے

اور "الفضل" سے ہر گھر فائدہ اُٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے ہیں کہ شاید ہر گھر میں "الفضل" نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اُٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں "الفضل" پہنچ جائے اور جو بڑی جماعت ہے اور اس کے آگے کئی حلقے ہیں اس کے ہر حلقہ میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے خصوصاً خلیفۂ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سُنائی جائیں خصوصاً مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کو نیکی کی باتیں بتاتا رہے، وہ امر بالمعروف کرتا رہے اور نہی عن المنکر کرتا رہے، بدیوں سے وہ روکتا رہے۔ اب ہر آدمی جب دوسرے بھائی کو امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرتا ہے تو جس شخص کو سمجھایا جا رہا ہوتا ہے اس کا سمجھانے والے کے ساتھ ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوتا کہ وہ ضرور اس کی بات مانے گا۔ سمجھانے والے کا کام ہے سمجھا دینا اور خاموش ہو جانا۔ اور مخاطب کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ان باتوں پر عمل کرے۔ اس کے سامنے دو رستے ہیں وہ ان دو رستوں میں سے ایک رستہ اختیار کرے گا۔ یا تو اُسے وہ بات سمجھ نہیں آئیگی اور وہ سمجھانے والے کو کہے گا میاں تم جاؤ اور اپنا کام کرو مجھے تم کیوں ستا رہے ہو۔ اور اگر اُسے بات سمجھ آ جائے کہ ایسا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تو وہ بڑے پیار سے جواب دے گا میاں میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے میری توجہ اس طرف پھیری ہے۔ لیکن اپنے دل میں وہ یہی سوچے گا کہ اپنے حالات کو مَیں بہتر جانتا ہوں، قرآن کریم کا یہ حکم نہیں کہ مَیں ہر وہ کام کروں جسے کوئی دوسرا شخص نیکی سمجھتا ہے۔ قرآن کریم کا تو یہ حکم ہے کہ جو ہدایت تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس میں سے جسے تم احسن سمجھو اسی کی پیروی کرو۔ (اِتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ (زمر ع ۵)۔ پس افراد کے متعلق تو یہ قانون ہے لیکن جہاں تک جماعت کا تعلق ہے

صرف خلیفۂ وقت کی ذات ہی ہے

کہ آپ میں سے ہر ایک نے اُس کے ساتھ یہ عہدِ بیعت کیا ہے کہ جو نیک کام بھی آپ مجھے بتائیں گے مَیں اس میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ یعنی امر بالمعروف میں اطاعت کا عہد جماعت کے اندر صرف خلیفۂ وقت سے ہے۔ اور جماعتی نظام میں جب تک کسی جماعت میں خلافت قائم رہے یہ فیصلہ کرنا کہ جماعتی کاموں میں کونسی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق احسن ہے اور کونسی نہیں یہ صرف خلیفۂ وقت کا کام ہے کسی اَور کا ہے ہی نہیں۔ اس نے بتانا ہے کہ موجودہ حالات میں مثلاً دوسروں کے ساتھ مذہبی تبادلۂ خیال اس رنگ میں کرو۔ ہزار طریقے ہیں جن سے ہم مذہبی تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ کسی موقع پر۔ کسی وقت پر۔ کسی مقام پر یا کسی ملک میں ایک طریقہ احسن ہوتا ہے تو دوسرے موقع پر۔ دوسرے وقت پر۔ دوسرے مقام پر یا دوسرے ملک میں دوسرا طریقہ احسن ہوتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ کونسے مقام یا کونسے ملک میں کونسا طریق احسن ہے خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ تو جب خلیفۂ وقت حالات کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے اور جماعت سے کہتا ہے

اِتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ

یہ چیز اس وقت کے لحاظ سے اور ان حالات میں احسن ہے تم اس کی

اتباع کرو۔ لیکن آپ کے کانوں تک اس کی آواز نہیں پہنچتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساری جماعتیں (جماعت سے مراد مثلاً گجرات یا جہلم کی جماعت ہے) بوجہ اس کے کہ ان تک خلیفۂ وقت کی آواز نہیں پہنچتی وہ کام نہیں کرسکتیں۔ تو

"الفضل" اس شخص کی بات آپ کے کان تک پہنچاتا ہے

جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لگائی ہے کہ جماعت کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرے کہ اسے اس وقت فلاں کام کرنے چاہئیں۔ لیکن اگر آپ اپنے کانوں میں الفضل نہ منگوا کر یا اُسے نہ سُنکر اُنگلیاں ڈال لیں تو پھر کام کیسے چلے گا۔ ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہیئے اور اس کی ذمہ داری امراءِ اضلاع اور ضلع کے مربیان پر ہے اور اس کی تعمیل دو مہینے کے اندر اندر ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ بعض دفعہ تو مَیں یہ سوچتا ہوں کہ ایسے مربیوں کو جو ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کام سے فارغ کر دیا جائے اگر ان لوگوں نے خلیفۂ وقت کی آواز جماعت کے ہر فرد کے کان تک نہیں پہنچانی تو اور کون پہنچائے گا اس آواز کو۔ اور اگر وہ آواز جماعت کے کانوں تک نہیں پہنچے گی تو جماعت بحیثیت جماعت متحد ہو کر غلبۂ اسلام کے لئے وہ کوشش کیسے کرے گی جس کوشش کی طرف اُسے بلایا جا رہا ہے۔ پس

الفضل کی اشاعت کی طرف جماعت کو خاص توجہ دینی چاہیئے

زیادہ سے زیادہ لوگوں کو الفضل خریدنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچنی چاہیئے جو مرکز کی طرف سے اُٹھتی ہے اور خلیفۂ وقت جو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ ہے اس کی طرف آپ کے کان ہونے چاہئیں اور اس کی طرف آپ کی آنکھیں ہونی چاہئیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام جلد تر غالب ہو جائے۔

نمازِ تہجّد ——— خدام کا فرض

سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :-

"خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سَو فیصدی نوجوان نمازِ تہجّد کے عادی ہوں۔ یہ ان کا اصل کام ہو گا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ قرآنِ کریم نے تہجّد کے بارے میں اَشَدُّ وَطْأً فرمایا ہے۔ یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔"

(الفضل ۷ ر جولائی ۱۹۴۴ء صہ۳ کالم ۳)

(شعبۂ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح دعائیہ فہرست :- جماعتِ احمدیہ شاہدرہ لاہور کی فہرست شائع کرواتے وقت حسب ذیل نام سہواً رہ گیا ہے اسے بھی شامل فہرست سمجھا جائے :-

مکرم عبد القدیر خاں صاحب (مع اہل وعیال)
اکاؤنٹنٹ پاور ہاؤس شاہدرہ۔ لاہور } ۴۴-۰۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ایک ضروری حوالہ

سورۂ احزاب کی آیات یاایھا النبیّ قل لازواجك ان کنتنّ تردن الحیٰوة الدّنیا وزینتها فتعالین امتّعکنّ واسرّحکنّ سراحًا جمیلًا۔ وان کنتنّ تردن الله ورسوله والدّار الآخرة فانّ الله اعدّ للمحسنات منکنّ اجرًا عظیمًا کی تفسیر کرتے ہوئے جناب الشیخ اسماعیل حقی اپنی تفسیر روح البیان میں تحریر فرماتے ہیں :-

انّ حبّ الدّنیا وزینتها موجبٌ للمفارقة عند صحبة النّبیّ علیه السلام لازواجه مع انّهنّ محالّ النّطفة الانسانیّة فی عالم الصّورة لیعلم انّ حبّ الدّنیا وزینتها آکد فی ایجاب المفارقة عن صحبة النّبیّ علیه السلام لامّته لأنّ ارحام قلوبهم محلّ النّطفة الرّوحانیّة الرّبّانیّة فینبغی ان یکون اطیب واذکیٰ لاستحقاق تلك النطفة الشریفة فانّ الطّیّبات للطّیّبین۔

ترجمہ :- دنیا اور اس کی زینت سے پیار کرنا اور دل لگانا ازواج مطہرات کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت سے علیحدگی کا موجب ہے۔ حالانکہ وہ ظاہری عالم میں انسانی نطفہ کے قرار کی جگہ ہیں۔ یہ ارشاد اس لئے ہؤا تا یہ ظاہر ہو کہ دنیا اور اس کی زینت سے پیار کرنا اُمّتِ محمدیہ کے افراد کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق کو کاٹنے میں زیادہ اولیٰ ہے۔ کیونکہ ان کے دلوں کے رحم نطفۂ روحانیہ ربّانیہ کے لئے بطور قرارگاہ ہیں پس ضروری ہے کہ ہر ایک ان میں سے زیادہ پاکیزہ اور مطہر ہو تا کہ اس روحانی شریف نطفہ کا مستحق قرار پا سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الطّیّبات للطّیّبین۔

(روح البیان جلد ہفتم صفحہ ۱۶۴-۱۶۵)

ایک بابرکت تقریبِ رخصتانہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ازراہِ نوازش ۲۲ جنوری ۱۹۶۷ء کو سرگودھا تشریف لے جا کر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبائی کی صاحبزادی محترمہ عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ کے رخصتانہ کی تقریب میں شمولیت فرمائی۔ عزیزہ موصوفہ کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے ۳۰ ر اکتوبر ۶۶ء کو مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا تھا۔ یہ نکاح محترم چوہدری سمیع اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ انسداد طیریا ابن حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ آف چک پنیار ضلع سرگودھا سے آٹھ ہزار روپیہ مہر پر ہؤا تھا۔

رخصتانہ کی تقریب میں مقامی احباب جماعت اور ربوہ کے مہمانوں کے علاوہ دوسرے مقامی معززین شہر، حکام اور وکلاء صاحبان بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ تلاوتِ قرآنِ پاک اور درثمین کی دعائیہ نظم کے بعد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ سے دعا کے لئے درخواست کی اور حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر معززین کو حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ سے براہِ راست گفتگو کرنے کا ایک عمدہ موقع میسر آیا۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جناب مرزا عبد الحق صاحب کی صاحبزادی کی اس تقریبِ رخصتانہ میں شمولیت کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے اہلِ بیت بھی حضور کے ہمراہ کار میں سرگودھا تشریف لے گئے تھے۔ محترم مرزا صاحب نے باراتیوں اور باہر سے آنے والے مہمانوں کو دوپہر کا کھانا کھلایا اور آخر میں دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

میری بیماری اور دعا کی معجز نمائی

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان وصنعت وتجارت صدر انجمن احمدیہ

سب سے پہلے میں اپنے رب رحیم کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے فضل سے مجھے ہر بیماری سے کامل شفا عطا فرمائی۔ اس کے بعد اپنے محسن و مربی آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس خادم کو (م) دعا کے ساتھ لاہور بھیجا کہ "ضرور لاہور جاکر چیک کرائیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے"! اور جس دن میں لاہور سے واپس آیا تو قصر خلافت میں مجھے حضور نے دیکھتے ہی فرمایا۔ "الحمد للہ" الحمد للہ کے وہ محبت بھرے الفاظ جو پدری جذبات سے پُر تھے اس وقت تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر میں برکت دے۔

مجھے دو سال سے پیٹ میں درد کی تکلیف رہتی تھی اور ریح تنگ کرتی تھی۔ ۲۴ دسمبر سنہ ۶۶ کو کرب و اضطرار کی حالت میں میو کے بڑے ہسپتال میں داخل ہو کر ٹسٹ شروع ہوئے۔ ۱۹۵۶ء سے شوگر یعنی ذیابیطس کا مریض تھا۔ مگر جب پہلا ٹسٹ پیشاب اور خون کا ہوا تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت کہ ہر دو میں شوگر ندارد تھی۔ اس کے چار دن بعد ۲۸ دسمبر سنہ ۶۶ کو یکلخت مجھے بندش پیشاب کی خطرناک تکلیف ہو گئی اور حالات کے تحت ڈاکٹروں نے جلد اپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔ محترم ڈاکٹر محمد مسعود صاحب سرجن سپیشلسٹ نے میو ہسپتال میں اپریشن کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اپریشن سے پہلے بھی ٹسٹ لیا گیا تو خون اور پیشاب میں شکر ندارد سب ڈاکٹر حیران و ششدر تھے کہ بارہ سال کے ذیابیطس کے مریض کو بغیر کسی دوائی کے اپریشن سے پہلے شکر کا آنا بند ہو گیا ورنہ اپریشن مشکل تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپریشن کے پانچ چھ دن بعد فرمایا کہ حیرت ہے کہ آپ کی عمر کے لحاظ سے زخم غیر معمولی طور پر جلد جلد ٹھیک ہو رہا ہے۔ سب ڈاکٹر صاحبان جو تعداد میں کم از کم سات ہیں اور جن کو مدت سے علم تھا کہ میں شوگر کا مریض ہوں حیرت سے باور نہ کرتے تھے کہ شوگر کا آنا کیسے اور کس طرح آناً فاناً بند ہو گیا اور بے ساختہ کہتے تھے کہ فی الواقعہ یہ دعاؤں کا معجزہ ہے۔ میں جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے لئے اور میرے بچے عزیز حمید اختر کے لئے کہ وہ بھی ان ایام میں بیمار تھا دعائیں کیں۔ خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ پھر میں اپنے رفیق کار جملہ ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ، نائب ناظران افسران صیغہ جات اور کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کیں اور ان میں سے کثیر تعداد نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ مجھے اس کی اطلاع دی اور بعض تو ربوہ سے لاہور پہنچ کر ہسپتال میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے نیز جملہ احباب جماعت بھی جنہوں نے دعائیں کیں اور عیادت فرمائی نیز وہ سب احباب جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھ سے مل کر میری صحتیابی پر خوشی اور محبت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔ میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن سے میں حق شکریہ ادا کروں۔ میں احسان مندی اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز ہو کر محسن حقیقی کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

احمدی مستورات کیلئے

ایک اور قابل تقلید مثال

وقف عارضی کے وفد کھاریاں کے امیر محترم سید مقبول احمد صاحب آف راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:۔

"مستورات میں خدا کے فضل سے تقریباً سب ہی ناظرہ قرآن مجید پڑھی ہوئی ہیں ان میں کافی تعداد ترجمہ اور تفسیر سے بھی واقف ہے۔ اسلئے بچیوں کی قرآنی تعلیم کا مناسب بندوبست ہے۔"

لجنہ اماء اللہ کھاریاں کو اللہ تعالیٰ مزید روحانی ترقی کی توفیق بخشے آمین۔ باقی لجنوں کی لجنات کو بھی تعلیم قرآن کے بارے میں مسابقت کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری مختار احمد صاحب مرحوم

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ لاہور

میرے ابا جان چوہدری مختار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء کو ۶۹ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں جگہ ملی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیدائی اور سلسلہ عالیہ کے فدائی تھے۔

یکم جولائی سنہ ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ طبعاً نیکی اور تقویٰ کی جانب مائل تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کیا۔ مڈل تک قادیان میں تعلیم پائی اور میٹرک اپنے دادا جان کے پاس سرینگر کشمیر کے اسلامیہ ہائی سکول سے پاس کیا سنہ ۱۹۱۱ء میں آپنے ہیڈ ماسٹر سے اعلیٰ مثالی کردار کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ آپ کئی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہم جماعت بھی رہے۔

شجرۂ نسب آٹھویں پشت میں سردار بدھ سنگھ تک پہنچتا ہے جو مسلمان ہوئے اور یوسف خاں نام رکھا۔ خاندان کا مورث اعلیٰ محمد صلاح آلو دال ضلع گورداسپور میں آباد ہوا۔ دادا جان کے احمدی ہونے پر بھائیوں نے جائداد چھین لی اور انہیں گھر سے نکال دیا لیکن تعلیم یافتہ تھے اس لئے محکمہ مال میں باعزت ملازمت مل گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بڑی جائداد بھی پیدا کر لی اور عزت کی زندگی ملی۔

ابا جان ابھی زیر تعلیم تھے آپ کی پھوپھی نے آپ کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھا اور اپنی بیٹی جنت بی بی سے آپ کی شادی کر دی جس سے دو لڑکیاں نعیمہ بیگم اور حفیظہ بیگم پیدا ہو کر فوت ہو گئیں۔ آپ کی بیوی نے جوانی میں وفات پائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت ابا جان نے اپنی بیوی سے ایسا اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک کیا تھا کہ آپ کی پھوپھی نے اپنی چھوٹی بیٹی مختار بیگم کا نکاح بھی آپ سے کر دیا۔ جب ہماری امی جان نے قادیان میں وصال فرمایا اور اپنے پیچھے دو بیٹے عبدالباسط خاں اور سلیم احمد خان کے علاوہ راقمہ (امۃ الباسط) کو چھوڑا۔ تو پھوپھی نے کہا کہ اگر ان کی اور بیٹی ہوتی تو وہ اپنی تیسری بیٹی کا نکاح بھی میرے ابا جان سے کر دیتیں۔ میری امی جان بھی موصیہ تھیں

والد صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ ہر تحریک پر لبیک کہی۔ اور کسی بھی تحریک میں جو وعدہ کرتے اسے پورا کرتے وصیت کا چندہ اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے۔ خود صالح تھے۔ بچوں کے نام بھی تمام تحریکات میں لکھائے اور اعلیٰ تربیت کی۔ دوران ملازمت لمبا عرصہ لاہور میں رہے۔ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ آپ دعا میں لگ جاتے۔ ساری ساری رات اور سارا سارا دن دعا فرماتے اور اکثر ایسا ہوا کہ اُدھر دعا فرما رہے ہوتے تو مصائب اور آلام کے بادل چھٹ جاتے

خاموش طبع تھے۔ سادگی اور محبت آپ کا شعار تھا۔ نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ قناعت۔ صبر۔ ہمت۔ برداشت اور غیرت رکھتے تھے۔ اپنے عزیزوں اور اقرباء کے ساتھ تمام زندگی حسن سلوک سے پیش آئے اور رشتہ داروں کی مدد فرماتے رہے۔ اور سب اقرباء آپ کو اپنا محسن جانتے تھے۔

تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جان مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں جنت میں بلند درجات دے اور ہمیں صبر جمیل کا دامن ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارا مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

نمائندگان مجلس مشاورت اور امراءِ اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس امر کا جائزہ لیا کہ جماعتوں میں سے کس قدر نمائندگان آئے ہیں تو حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض جماعتوں کے نمائندگان نہیں آئے۔ اس پر غیر حاضر نمائندگان سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کی وجوہ دریافت کی گئیں۔ تو معلوم ہوا کہ سوائے محدودے چند نمائندگان کے اکثر نمائندے تساہل کی وجہ سے حاضر نہیں ہوئے۔

لہٰذا بارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی نمائندہ مجلس مشاورت کی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کے بارہ میں سستی ہوئی تو ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداروں کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ جن احباب کو بطور نمائندہ مجلس مشاورت منتخب کریں۔ ان کا فرض ہے کہ نمائندہ جماعت کو مجلس مشاورت کے انعقاد کے وقت مرکز میں بھجوائیں۔ اور اگر کوئی نمائندہ کسی خاص مجبوری کی وجہ سے نہ آ سکے تو اس کا فرض ہوگا کہ مقامی جماعت کو کم از کم مناسب وقت قبل اطلاع دے تا جماعت کسی دوسرے نمائندہ کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوا سکے۔

(ناظر اعلیٰ)

حیاتِ طیبہ ایڈیشن سوئم

میں حیات طیبہ یعنی سوانح حیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مؤلفہ والد محترم شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگرمل) کا تیسرا ایڈیشن شائع کرنا چاہتا ہوں۔ تاریخ سلسلہ سے واقف دوست اگر اصلاح طلب امور سے آگاہ فرما دیں۔ تو بندہ ممنون ہوگا۔

شیخ عبد الماجد ابن حضرت مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم۔

احمدیہ مسجد۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور

دعائے مغفرت میری اہلیہ سردار بی بی سکنہ بھکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ ۸ مارچ بروز منگل صبح پانچ بجے انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش اسی روز ربوہ لے جائی گئی اور دوسرے روز بتاریخ ۸ مارچ بعد دوپہر نماز ظہر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ بڑی دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ کی ایک جانثار خادمہ تھی۔ احباب ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(حکیم محمد حسین بھکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ)

اعلانات دار القضاء

مکرم شیخ ظہیر الدین صاحب کے مندرجہ ذیل ورثاء نے لکھا ہے کہ ہمارے والد صاحب (مکرم شیخ ظہور الدین صاحب) وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام دس مرلہ اراضی قطعہ ½ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الیمن ربوہ میں سے دیز روپے۔ یہ اراضی ہماری والدہ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ (۱) ملک حفیظ الدین صاحب (۲) ملک منیر الدین صاحب (۳) ملک حمید الدین صاحب قمر (۴) ملک بشیر الدین صاحب (۵) ملک نصیر الدین صاحب ہمایوں (۶) ملک رشید الدین صاحب قمر (۷) ملک امیر الدین صاحب ناصر پسران (۸) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (۹) محترمہ بشیرہ ملک صاحبہ (۱۰) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (۱۱) محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ دختران ساکنان ربوہ۔

اس تحریر پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ کی تصدیق درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ضروری اعلان

بورڈ قضاء نے ہدایت کی ہے کہ آئندہ ہماری قضاء میں کوئی تحریر پنسل سے لکھی ہوئی قبول نہیں کی جائے گی۔ اسلئے جو دوست قضاء میں کوئی درخواست یا کسی درخواست دعویٰ کا جواب دیں۔ یا کسی اور مضمون کی چٹھی لکھیں۔ وہ سیاہی سے لکھی ہوئی ہو۔ ورنہ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

نوٹ: امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا اعلان فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تربیتی اجتماعات انصار اللہ

سال رواں کے لئے ضروری ہدایات امید ہے جملہ عہدیداران کو مل چکی ہونگی حسب سابق ہمارے پروگرام میں اس سال بھی تربیتی اجتماعات کا انعقاد شامل ہے بفضل خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال پاکستان کے مختلف مقامات پر ایک بڑی تعداد میں انصار اللہ کے اجتماعات منعقد ہوئے جس کے نتیجہ میں مجالس میں اپنی تنظیم کے لحاظ سے بیداری پیدا ہوئی اور یہ اجتماعات تربیتِ نفوس کے لئے ایک بہترین مواقع پیدا کرتے ہیں اجتماع کے ذریعہ ایک خالص دینی ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ دعاؤں کی خاص توفیق ملتی ہے۔ اس کے علاوہ باہمی محبت و اخوت میں اضافہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے غور و فکر ہوتا ہے جس پہلو میں بھی دیکھا جائے اجتماعات کی افادیت اظہر من الشمس ہے

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سال ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ اصحاب یہ عزم کر لیں کہ ہم نے انشاء اللہ اس سال گذشتہ سالوں سے زیادہ تعداد میں یہ اجتماعات منعقد کرنے ہیں اور اس کے لئے ابھی سے انتظام شروع کر دیئے

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم ضلع پشاور نے اٹھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی طرف سے اجتماع کی تاریخیں تجویز ہو کر منظوری کے لئے مرکز میں پہنچ چکی ہیں۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ بھی مسابقت الی الخیر کا بہترین نمونہ دکھائیں اور اجتماع کے لئے تاریخیں اور مقام تجویز کر کے مرکز سے منظوری حاصل فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سائیکل پر تبلیغی سفروں میں معاونت کرنے والے احباب

(مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی ۔ سائیکل سیاح)

اس عاجز نے سائیکل پر تبلیغی سفروں کا آغاز اپریل ۱۹۲۳ء سے کیا تھا جب کہ قادیان سے علاقہ یو پی میں نومسلم ملکانوں کے اندر جاکر اسلام کی تبلیغ کی گئی۔ اور انہیں آریوں کے پنجے سے چھڑایا گیا۔ پہلا سائیکل شہر آگرہ میں اپنے تبلیغی دفتر واقعہ ہینگ منڈی سے لیا تھا جو ایک احمدی دوست نے لاہور سے بھیجا تھا۔ (اس وقت قریباً ۲۵ سائیکل وقف کر کے احمدی احباب نے آگرہ بھیجے تھے) اس پر قریباً ۳ سال تک یہ عاجز شہر و دیہات میں تبلیغی سفر کرتا رہا۔

یہ عاجز ۱۹۲۷ء میں ریل پر صوبہ اڑیسہ چلا گیا۔ اور پہلے تین چار سال تک پیدل یا موٹر، ریل سے سفر کرتا رہا۔ پھر محترمی مولوی نور محمد صاحب احمدی انسپکٹر ریلوے پولیس نے اور چند احمدی احباب کی امداد سے خورد روڈ شہر ضلع پوری سے ایک پرانا سائیکل خرید دیا جس کو میں قریباً ۴ سال تک چلاتا رہا۔ پھر میرے نسبتی برادر شیخ کمال الدین صاحب ساکن شہر کندرا پاڑا ضلع کٹک نے شہر جمشید پور سے ایک پرانا سائیکل خرید دیا۔ جب کہ عزیز مذکور محترمی جناب ماسٹر محمد دین صاحب پالی احمدی مرحوم سیالکوٹ کے پاس ملازم تھا۔ اس پر بہار اور بنگال میں قریباً دس ہزار میل سفر کیا۔ پھر شہر قصور ضلع لاہور سے محترمی ملک عبدالرحیم صاحب احمدی نے ۱۹۴۲ء میں اپنی خوشی سے اپنا اچھا سائیکل عاجز کو عطا کیا جب کہ یہ عاجز لاہور سے تبلیغی دورہ پر بذریعہ ریل قصور شہر گیا تھا۔ اس پر پنجاب کے پانچ اضلاع میں کئی ہزار میل کا سفر کیا۔ ہجرت کے وقت ۱۹۴۷ء میں یہ سائیکل قادیان میں مجبوراً فروخت کر دیا۔

مورخہ ۲۹/۱۱ کو مکرمی چوہدری محمد اسلم صاحب احمدی ساکن چک جھمہ ضلع سیالکوٹ نے ایک سائیکل اپنی خوشی سے دیا یہ سائیکل نیا تھا۔ اس پر ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء تک قریباً سولہ ہزار میل سفر مغربی پاکستان میں (خصوصاً صوبہ سرحد میں) کیا۔ اور ابھی موجود ہے اور اچھی حالت میں ہے اور آجکل گوجرخان میں ہے۔ مئی ۱۹۵۹ء کو مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی سیکرٹری مال حلقہ دہلی دروازہ لاہور نے ایک پرانا سائیکل مجھے عنایت کیا۔ اس پر بھی کئی ہزار میل سفر (زیادہ تر آزاد کشمیر میں) کیا۔ یہ بھی موجود ہے اور ربوہ میں ہے

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء کو محترمی قریشی محمود احمد صاحب احمدی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لائل پور نے اپنی خوشی سے ایک سائیکل پیش کیا۔ یہ نیا سائیکل قریباً ڈھائی صد روپیہ میں لاہور سے خرید کر دیا۔ اس پر قریباً ۵۰۰ میل سفر کیا ہے۔ اور تبلیغی سامان سے لیس شہر ہنو ہیر محمد میں بخانہ مکرمی حبیب الرحمن صاحب ورد منیجر حبیب بنک رکھا ہے۔ اس عاجز کا صرف سائیکلوں پر کل سفر ۳۱/۱۲/۶۶ تک ۳۴۸۷۰ میل ہوا ہے۔ (اور ریل، موٹر، یا پیدل سفروں کی میزان ایک لاکھ میل سے بھی زیادہ ہے) اس کے علاوہ ہے۔

شکریہ اور دعا عاجز راقم اپنے ان تمام مخلص اور محسن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو ان نیکیوں کا بہترین اجر بخشے اور ان کو مشکلات اور پریشانیوں اور بیماریوں اور ہر شر سے محفوظ و مصئون رکھے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔

(قریشی محمد حنیف قمر علوی آنریری مبلغ سائیکل سوار سیاح از منگلا کالونی راستہ جہلم)

پتہ مطلوب ہے

مکرمی مستری عبدالعزیز صاحب ولد محمد دین صاحب قوم ارائیں وصیت نمبر ۱۴۰۷۲ ساکن جھگی بالمقابل کوارٹر نمبر ۔۔ عقب جیکب لائن کراچی کے موجودہ پتہ کی دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری ضرورت ہے آنمولف نے مورخہ ۲۷ ستمبر ۶۵ء کو شکارپور سے وصیت کی تھی۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر کو اس سے اطلاع دیں۔ اگر موصی مذکور یہ اعلان خود پڑھے تو بھی اپنے پتہ سے اطلاع دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی واقف زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱/۳/۶۷ بروز بدھ بعد نماز مغرب چوہدری نصیر احمد خان صاحب ابن چوہدری عبدالحی خان صاحب شہید چوہدری چک ۲ ٹی ڈی اے۔ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالستار خان صاحب شیر اولپنڈی ایک ہزار روپیہ حق مہر اعلان کیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۲/۳/۶۷ بروز جمعرات رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(کرامت اللہ خان کاٹھ گڑھی۔ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ
چک ۲ ٹی ڈی اے ڈاکخانہ چک ۴ ٹی ڈی اے براستہ مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ نصرت یوسف صاحبہ بنت مکرم لفٹننٹ کرنل محمد یوسف صاحب C-13 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرم کیپٹن چوہدری محمد اشرف صاحب ولد مکرم چوہدری محمد خان صاحب آف کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر کا اعلان فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے

(محمد صادق سماٹری۔ انچارج شعبہ زود نویسی)

زمیندار احباب!

شفتل برسیم سے ہونے والے جانوروں کے مہلک اپھارہ کی دوا اکسیر اپھارہ فوراً منگوالیں۔ ایک روپیہ کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ذمہ کمپنی۔ ڈیڑھ روپیہ ذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

خوش خبری!

احباب جماعت جو باغات اور فروٹ کا کام کرتے ہیں سکھر میں مال روانہ کرتے وقت اپنی اس دکان کی خدمات حاصل کریں۔

گرفتول افتد زہے عز و شرف
نیز دکان کی ترقی کے لیے دعا فرماویں

عبدالاحد اینڈ کمپنی

فروٹ کمیشن ایجنٹس اینڈ کلئرنگ ایجنٹس، شہید گنج سکھر

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور بچوں نے امتحانات دئیے ہوئے ہیں ان سب کے لیے دعا کی درخواست ہے

(نیاز خطیب احمد بٹ معرفت میاں محمد یوسف صاحب صراف۔ صرافاں بازار کیمبل پور شہر)

۲۔ میرے تایا جان چوہدری محمد عطا دین صاحب ڈسکہ میں آنکھوں کے اپریشن کے لیے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے

(مبارک احمد ولد چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور۔)

۳۔ میرے ابا جان پر ایک کیس بنا ہوا ہے۔ ان کی باعزت بریت اور رہائی کے لیے دعا کی درخواست ہے (محی الدین بشیر ابن محمد ظہیر الدین دارالرحمت غربی ربوہ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ضرور دیکھ لیا کریں۔

★ ربوہ میں ہر بڑے جنرل سٹور سے خریدیں۔

★ لائل پور میں کریم میڈیکل ہال گولامنڈی محلہ

★ کوئٹہ میں عبدالرحمن خان صاحب طوغی روڈ

★ کراچی میں سرمہ نور اور نورانی کاجل سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین۔

تاجر احباب ہمارے سٹاکسٹ ربوہ جنرل سٹور ربوہ سے معقول کمیشن پر خرید سکتے ہیں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

طبی ضروریات عرق، شربت، مربہ جات، مفردات، ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے

جو لوگ شعائر اللہ کی عظمت کو ملحوظ نہیں رکھتے ان کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا اس کے شعائر کی عظمت بجالانا اس کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرنا اور اس کے نشانات کی حرمت کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اس سے خود انسان کے اپنے دل میں نیکی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ میں وہ ترقی کرنے لگتا ہے۔

چنانچہ قربانیوں کو ہی دیکھ لو یہ پہلے کچھ مدت تک تم لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور پھر خانہ کعبہ پر پہنچتی ہیں تو ذبح کی جاتی ہیں لیکن پھر بھی اُن کا گوشت تم لوگوں کے فائدے کے لئے ہی تقسیم ہوتا ہے۔ خدا کو نہیں پہنچتا۔ خدا تعالیٰ کو تو وہی اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت تم نے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ پس اصل چیز دل کا اخلاص اور وہ ایمان ہے جو انسان کے اندر پایا جائے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قدر و قیمت رکھتی ہے۔ اس جگہ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تعظیم شعائر اللہ تقوی القلوب میں داخل ہے۔ یعنی متقی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نشانات کی عزت و توقیر کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔ درحقیقت اسلام نے یہ کلیہ پیش کیا ہے کہ انسان کے ظاہری اعمال کا اس کے باطن پر اور اس کے باطن کا ظاہر پر اثر پڑتا ہے پس جو شخص ان مقامات کا ادب کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوا ہے یا ان ہستیوں کا ادب کرتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا کلام اترا ہو یا اُس کے نشانات کی حامل ہوں۔ تو چونکہ یہ ادب اُس کے دل کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے طبعی طور پر اس کی دلی پاکیزگی کا اس کے ظاہر پر بھی اثر پڑے گا اور اس طرح وہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نیکیوں سے آراستہ ہو جائے گا۔

یہ آیت گو بہت چھوٹی سی ہے لیکن انسان کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں کو اس میں ایسے کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص سمجھ اور عقل سے کام لینے والا ہو تو وہ اسی کے ذریعہ اپنے تمام اعمال کو درست کر سکتا ہے۔ انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے اور ان کو ہمیشہ ملحوظ رکھے ورنہ اس کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔“

(تفسیر کبیر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری پھوپھی لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب دل کے دورے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حمید احمد اعوان سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ مبلغ اسلام مکرم عبدالکریم صاحب شرما مقیم جنجہ (مشرقی افریقہ) بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محمد کھوکھر صاحب دل کے دورہ کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

۳۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد رمضان احمد صاحب ظفر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(منور احمد قمر۔ نیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۰۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں بلڈ پریشر اور ضعف قلب کی تکلیف ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ گولے کی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

● لاہور ۲۷ مارچ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کے عوام کے درمیان اتحاد و یگانگت کا سب سے بڑا ذریعہ اسلام ہے اس ملک کے لوگوں پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ پاکستانی قومیت کا شعور پیدا کریں۔ اور اسلام کی خدمت کریں اور اپنے معاشرے کو قرآن حکیم کے اصولوں کی روشنی میں استوار کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ آئندہ نسلوں کو پاکستان بننے کے صحیح پس منظر سے آگاہ رکھنا ضروری ہوگا۔ تاکہ پاکستان کی اہمیت، افادیت اور سالمیت کی قدر ان کے دلوں میں اچھی طرح رہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ یہ کام ہمارے تعلیمی و ثقافتی ادارے احسن طریق سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ ان اداروں کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں پر وہ نقوش صحیح طور پر ابھاریں جن کی بنیاد پر اس برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کی ضرورت محسوس کی اور اسے حاصل کرنے کے لئے زبردست جدوجہد کی۔ وہ کل انجمن حمایت اسلام کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

● راولپنڈی ۲۷ مارچ۔ انڈونیشیا میں پاکستان کے سفیر الحاج نواب زادہ میجر جنرل شیر علی خان نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی میدان میں تعاون کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں ۰۰ فی صد اضافہ ہو گیا ہے۔ پاکستانی سفیر نے یہ بات گزشتہ روز یوم پاکستان کے موقع پر ایک نشری تقریر میں کہی جو بعد میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو جکارتہ سے نشر کی گئی۔

● نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ بھارت کے سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے کل پارلیمنٹ میں انکشاف کیا ہے کہ پنڈت نہرو آنجہانی نے خفیہ طور پر لندن کے ایک بنک میں اپنا حساب کھول رکھا تھا۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے کہا کہ مسز اندرا گاندھی کو شاہ سعود نے کروڑوں روپے مالیت کا ایک قیمتی ہار تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ اور انہوں نے ملک کے قانون کے خلاف بہت دن تک اسے پہنے رکھا۔ اور جگہ جگہ اس کی نمائش کرتی پھریں۔ اس موقع پر وزیر اعظم بھڑک گئیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ بے ہودہ الزامات لگاتے ہیں مجھے یہ ہار تحفہ میں ضرور ملا تھا لیکن میں نے اسے استعمال نہیں کیا اور حفاظت کے خیال سے اسے سرکاری خزانہ کے بجائے ریزرو بنک میں جمع کرا دیا۔

● لاہور ۲۷ مارچ۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ انارکلی میں سلطان قطب الدین ایبک کے مزار کی شایان شان انداز میں تعمیر کرائی جائے گی۔

● فری ٹاؤن۔ ۲۷ مارچ۔ سیرالیون کی انقلابی کونسل نے ملک کے گورنر جنرل کو رہا کر دیا ہے۔ انہیں تین روز قبل وزیر اعظم کے ہمراہ نظر بند کر دیا گیا تھا۔

● نئی دہلی۔ ۲۷ مارچ۔ اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ پر کل پھر دل کا دورہ پڑا لیکن یہ دورہ ہلکا سا تھا۔ بہرحال ڈاکٹروں نے انہیں پندرہ دن تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

● ماسکو ۲۷ مارچ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے انڈونیشی حکومت کی موجودہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ انڈونیشیا سوشلسٹ دشمنی کی روش ترک کر کے حقیقت پسندانہ پالیسی پر گامزن رہے گا۔ اخبار نے یاد دلایا ہے کہ جب سامراجیوں نے انڈونیشیا کے لیے خطرہ پیدا کیا اور وہاں نوآبادیاتی نظام دوبارہ رائج کرنے کی کوشش کی تو روس نے انڈونیشی عوام کی پوری پوری حمایت کی تھی۔

● کراچی ۲۷ مارچ۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کے بورڈ آف ٹرسٹیز نے فیصلہ کیا ہے کہ روزنامہ انجام کو ٹرسٹ کے ایک اور اخبار مشرق میں ضم کر دیا جائے اور انجام کی جگہ کراچی ایڈیشن اردو سے مشرق شائع کیا جائے۔ اس وقت مشرق صرف لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ بورڈ کے فیصلہ کا اعلان ٹرسٹ کے چیئرمین مسٹر عزیز احمد نے کل کیا۔

● اوٹاوہ ۲۷ مارچ۔ گزشتہ سال کینیڈا میں ایک لاکھ ۴۶ ہزار ۷ سو ۴۳ تارکین وطن باہر سے آکر آباد ہوئے۔

مبلغین اسلام کی روانگی

ربوہ ۲۷ مارچ مبلغین اسلام مکرم قریشی محمد فضل صاحب اور مکرم قریشی مبارک احمد صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک جانے کے لئے کل مورخہ ۲۸ مارچ کو تین بجے سہ پہر ریل کار سے روانہ ہو رہے ہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴